وَاعِظُ الجُمُعَہ

عید الاضحیٰ

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا عبد الرشید ہمایوں

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری

مولانا محمد عثمان اختر القادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظہ الجمعہ

عیدالاضحی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبدالرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا عبدالرشید ہمایوں

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری

مولانا محمد عثمان اختر القادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

عید الاضحیٰ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! دنیا کے تقریبًا تمام مذاہب وادیان میں خوشی منانے کے لیے تہوار کے کچھ ایام مقرّر ہیں۔ اسلام چونکہ ایک کامل ومکمل دین اور انسانی فطرت کے عین مطابق ضابطۂ حیات ہے؛ اس لیے اس نے بھی اپنے ماننے والوں کو خوشی منانے کے لیے سال میں دو ۲ دن: (۱) عید الفطر اور (۲) عید الاضحیٰ کی صورت میں عطا کیے ہیں۔ جب نبئ کریم ﷺ مکۂ مکرّمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منوّرہ تشریف لائے، تو وہاں زمانۂ جاہلیت سے کچھ تہوار منانے کا سلسلہ جاری تھا، جس میں لوگ لہو ولعب میں مبتلا ہوتے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے اس کے بدلے میں اپنی اُمّت کو خوشی منانے کے لیے دو ۲ دن عطا کیے، خوشی کے یہ دونوں

دن اسلام کے دو ۲ بڑے ارکان کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں، اور ان ارکان کی ادائیگی کے بعد خوشی کے طور پر مسلمان یہ دن مناتے ہیں۔ عید الاضحیٰ حج کی ادائیگی اور عید الفطر رمضان المبارک کے روزوں کی تکمیل کے بعد منائی جاتی ہے۔ روزہ اور حج جیسی عظیم عبادات کے باعث، عیدین کے ایام کی فضیلت بھی عام دنوں سے بہت بڑھ جاتی ہے۔ مگر عید الاضحیٰ کے ساتھ قربانی کا عملِ مبارک بھی جڑا ہوا ہے؛ اس لیے اسے عیدِ قرباں بھی کہا جاتا ہے۔

قربانی تاریخ کے آئینہ میں

حضراتِ گرامی قدر! تاریخ میں پہلی قربانی حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو ۲ بیٹوں: ہابیل اور قابیل نے پیش کی تھی۔ قابیل کی قربانی مسترد اور ہابیل کی بارگاہِ الٰہی عزوجل میں قبول ہوئی۔ پھر مسلمان جو قربانی کرتے ہیں، یہ عمل حق تعالیٰ سے سچی محبت رکھنے والے، حضرت سیّدنا ابراہیم اور ان کے صاحبزادے حضرت سیّدنا اسماعیل علیہما السلام کی تاریخی قربانی کی یادگار ہے۔ جب حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیٹے کی قربانی کا حکم دیا گیا، اور انہوں نے اپنے لختِ جگر سے اِس بابت مشورہ کیا، تو فرمانبردار بیٹا فوراً ہی راہِ حق میں قربان ہونے کو تیار ہو گیا۔

یہ دراصل حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کڑا امتحان تھا، جس میں وہ شیطان کی ہزار کوشش کے باوجود کامیاب ہوئے، اور انہوں نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے لٹایا، مگر حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بجائے جنت کا مینڈھا ان کے ہاتھوں قربان ہو گیا، اس کے بعد رب تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل (گہرا دوست) بنانے

کا اعلان کیا۔ یہ منظر چشمِ فلک نے پہلی بار دیکھا تھا، کہ ایک شفیق بوڑھا باپ، اپنے ہاتھوں نو خیز لختِ جگر کو رب کی رضا کے لیے قربان کر رہا تھا، اور بیٹا بھی اپنے پروردگار، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر کٹنے کے لیے اپنی گردن پیش کر رہا تھا، باپ بیٹے کا یہ جذبۂ ایثار رب تعالیٰ کو اتنا پسند آیا، کہ رہتی دنیا تک حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اس یادگار کو زندہ رکھا۔ اب جانور ذبح کرنے کا مقصد تقویٰ، اطاعت وفرمانبرداری اور رب تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔

قربانی کا دوسرا اہم مقصد یہ ہے، کہ حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے، ہم نے اپنا سب کچھ خدا کے لیے قربان کرنے کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ مقصد ہی نہ ہو، یا کسی کوتاہی کی وجہ سے یہ مقصد حاصل نہ کر سکیں، تو ہماری قربانی حق تعالیٰ کے نزدیک رائیگاں ہے؛ اس لیے کہ اللہ تعالی کو ان جانوروں کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، اسے تو صرف تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ قرآنِ کریم کی سورۂ مائدہ میں ہابیل اور قابیل کی قربانیوں کا ذکر ہے، اس میں یہی الفاظ آئے ہیں کہ ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾[1] "اللہ تعالیٰ صرف متقی لوگوں کی قربانی قبول فرماتا ہے"۔

---

(۱) پ٦، المائدة: ٢٧.

قربانی کی تعریف اور اس کے فضائل

میرے عزیز ہم وطنو! صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "بہارِ شریعت" میں قربانی کی تعریف، اور اس کے فضائل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "مخصوص جانور کو مخصوص دن میں، بہ نیتِ تقرّب ذبح کرنا قربانی ہے، اور کبھی اس جانور کو بھی اُضحیہ اور قربانی کہتے ہیں جو ذبح کیا جاتا ہے۔ قربانی حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی سنّت ہے، جو اس اُمّت کے لیے باقی رکھی گئی، اور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو قربانی کا حکم دیا گیا، ارشاد فرمایا: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾(۱) "توتم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو!"۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ، أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّه لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الأَرْضِ، فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْساً»(۲) "قربانی کے دن اللہ تعالی کی بارگاہ میں مسلمان کا کوئی عمل خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پسندیدہ نہیں، قربانی کا

---

(۱) پ۳۰، الكوثر: ۲.

(۲) "سنن الترمذي" باب ما جاء في فضل الأضحية، ر: ۱٤۹۳، صـ۳٦۳.

جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں سمیت آئے گا، اور یقیناً اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے، اللہ تعالی کے یہاں مقامِ قبولیّت حاصل کر لیتا ہے، تو خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو!"۔

حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ بن سیّدنا علی رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ ضَحَّى طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ، مُحْتَسِبًا لِأُضْحِيَّتِهِ؛ كَانَتْ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ»[1] "جس نے خوشی دلی کے ساتھ، طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، وہ آتشِ جہنم سے اس کے لیے حجاب (رکاوٹ) ہو جائے گی"۔

حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا أُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِي شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ تَعَالَى، مِنْ نَحِيرٍ يُنْحَرُ فِي يَوْمِ عِيدٍ»[2] "جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا، اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں"[3]۔

---

(١) "المعجم الكبير" حسن بن حسن بن علي عن ...إلخ، ر: ٢٧٣٦، ٣/ ٨٤.

(٢) "الجامع الصغير" حرف الميم، ر: ٧٨٤٥، الجزء الثاني، صـ٤٨٠.

(٣) "بہارِ شریعت" اُضحیّہ یعنی قربانی کا بیان، حصّہ ١٥، ۴/ ١٢٨، ١٢٩ بتصرّف۔

عید الاضحیٰ کا بنیادی فلسفہ

عزیزانِ محترم! عید الاضحیٰ کا بنیادی فلسفہ قربانی، ایثار، خلوص اور راہِ خدا عزّوجلّ میں اپنی عزیز ترین چیز قربان کر دینا ہے۔ اگر عید الاضحیٰ سے اس فلسفے کو نکال دیا جائے، تو پھر اس عید کا مفہوم بے معنیٰ ہو جاتا ہے؛ لہذا قربانی کرتے وقت یہ بات ہمارے پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ حضرت سیّدنا ابراہیم و حضرت سیّدنا اسماعیل علیہما السلام کا، قربانی سے مقصود و مطلوب ذاتی مقصد و خواہشات یا نمود و نمائش ہرگز نہیں تھا، بلکہ ان حضرات نے خالصۃً رضائے الٰہی عزّوجلّ کے حصول کے لیے اپنی ذات کو راہِ خدا میں قربان کرنے کے لیے پیش کیا۔ ان حضرات مقدّسہ کی یہ قربانی انسانیت کے لیے ایک روشن مثال اور مسلمانوں کے لیے اطاعت و ایثار کا ایک حسین نمونہ ہے۔

سُنّتِ ابراہیمی کو پورا کرنے کے لیے جانوروں کی قربانی کے ساتھ ساتھ، ذاتی خواہشات، مفادات، اور اپنی اَنا کو بھی قربان کرنا ضروری ہے؛ کیونکہ بحیثیت مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہے، کہ رب تعالیٰ کو ہمارے جانوروں کے گوشت اور خون کی حاجت نہیں ہے، بلکہ وہ ہمارا جذبۂ قربانی، ایثار اور تقویٰ کو ملاحظہ فرماتا ہے۔

جانور کی قربانی تو محض ایک علامت ہے، در حقیقت اس میں یہ درس پوشیدہ ہے، کہ بوقتِ ضرورت راہِ خدا عزّوجلّ میں اگر ہمیں اپنی قیمتی سے قیمتی، اور عزیز ترین چیز ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑے، ہمیں ہرگز دریغ نہیں کرنا چاہیے، اور فوراً سے پیشتر اس چیز کو حق تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے پیش کر دینا چاہیے۔

شبِ عید کی فضیلت

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! اللہ تعالیٰ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کو جہاں خوشی ومسرت کے اظہار اور میل ملاپ کا دن بنایا ہے، وہیں اِس کی بابرکت راتوں میں کی جانے والی عبادت کو بھی عام دنوں کی نسبت زیادہ فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اور اِن مقدس راتوں میں قیام کرنے والے کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ بروزِ قیامت وہ زندہ دلوں میں سے ہوگا۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِباً لله، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ»[1] "جو شخص عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں میں، محض اللہ تعالی کی رضا کے لیے عبادت کرے، اُس کا دل اُس دن بھی نہیں مرے گا، جس دن تمام دل مردہ ہوجائیں گے"۔

نمازِ عیدین سے متعلق بعض شرعی مسائل

میرے دوستو وبزرگو! عیدین کی نماز واجب ہے، مگر سب پر نہیں، بلکہ انہیں پر (واجب ہے) جن پر جمعہ فرض ہے۔ اور اِس کی اَدا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط یعنی واجب ہے، اور

---

(۱) "سنن ابن ماجه" باب فيمن قام في ليلتي العيدين، ر: ۱۷۸۲، صـ۲۹۷.

عیدین میں سنّت۔ اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا، اور عید میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر بُرا کیا۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبلِ نماز ہے اور عیدین کا بعدِ نماز۔ عیدین میں اگر خطبہ پہلے پڑھ لیا تو بُرا کیا مگر نماز ہوگئی، لوٹائی نہیں جائے گی۔ اور خطبے کا بھی اعادہ نہیں۔ عیدین میں نہ اذان ہے، نہ اقامت، صرف دو ۲ بار اتنا کہنے کی اجازت ہے: "الصلاۃ جامعۃ!".

نمازِ عید کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے، ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے، مگر عید الفطر میں دیر کرنا، اور عیدالاضحیٰ میں جلد پڑھنا مستحب ہے۔ اور سلام پھیرنے سے پہلے زوال ہو گیا تو نماز جاتی رہی۔ زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے[1]۔

نمازِ عید کا طریقہ

برادرانِ اسلام! نمازِ عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو ۲ رکعت واجب عیدالضحیٰ کی نیّت کرکے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے، پھر ثنا پڑھے، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے۔ اسی طرح تیسری تکبیر میں بھی یونہی کرے۔ یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے، اس کے بعد دو ۲ تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے، پھر چوتھی میں باندھ لے۔ اِس کو یوں یاد رکھیے کہ جہاں تکبیر کے

---

(۱) "بہارِ شریعت" عیدین کا بیان، مسائلِ فقہیّہ، حصّہ ۴، ۱/۷۷۹، ۷۸۱ ملتقطاً۔

بعد کچھ پڑھنا ہے، وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ پھر امام اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر (یعنی بلند آواز) کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے، پھر رکوع کرے۔

دوسری رکعت میں پہلے فاتحہ اور سورت پڑھے، پھر تین ۳ بار کان تک ہاتھ لے جاکر اللہ اکبر کہے، اور ہاتھ نہ باندھے، اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔

اس سے معلوم ہوگیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ۶ ہیں۔ تین ۳ پہلی رکعت میں، قراءت سے پہلے اور تکبیرِ تحریمہ کے بعد، اور تین ۳ دوسری رکعت میں قراءت کے بعد اور تکبیرِ رکوع سے پہلے۔ اور ان چھ ۶ تکبیروں میں ہاتھ اُٹھائے جائیں گے۔ امام نے چھ ۶ تکبیروں سے زائد کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے، مگر تیرہ ۱۳ تکبیروں سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں ہے۔

بعد نمازِ عید مصافحہ و معانقہ کرنا، جیسا کہ مسلمانوں میں رائج ہے، بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرّت ہے۔ نو ۹ ذی الحجہ کی فجر سے تیرہ ۱۳ کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد، جو جماعتِ مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی، ایک بار تکبیر بلند آواز سے اور فوراً کہنا واجب ہے، اور تین ۳ بار کہنا افضل ہے، اسے تکبیرِ تشریق کہتے ہیں، وہ یہ ہے:
اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَر، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَر وَلِلّٰهِ الحمد[1].

---

(۱) "بہارِ شریعت" عیدین کا بیان، نمازِ عید کا طریقہ، حصّہ ۴، ۱/۷۸۱، ۷۸۲ ملتقطاً۔

عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کا شرعی حکم

حضراتِ گرامی قدر! بعض احباب لاعلمی اور ناواقفیت کی بنا پر، عید کے دن روزہ رکھنا باعثِ ثواب سمجھتے ہیں، جو کہ سراسر جہالت اور شرعًا حرام ہے، ایسا کرنے والا سخت گنہگار ہے۔ امام اہلسنّت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عید کے ایام میں روزہ رکھنے سے متعلق حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "عید کے دن روزہ (رکھنا) حرام ہے، ہاں پہلی سے نویں (ذی الحجہ) تک کے روزے بہت افضل ہیں، (خواہ) اس پر قربانی ہو یا نہ ہو، اور سب نفلی روزوں میں بہتر روزہ عرَفہ کے دن کا ہے۔ ہاں قربانی والے کو یہ مستحب ہے کہ عید کے دن قربانی سے پہلے کچھ نہ کھائے، قربانی ہی کے گوشت میں سے پہلے کھائے، مگر یہ روزہ نہیں، نہ اس میں روزہ کی نیّت جائز؛ کہ اس دن (یعنی عید الاضحیٰ) اور اِس کے تین ۳ دن (بعد تک) روزہ حرام ہے"[1]۔

نمازِ عید سے قبل شہر میں قربانی کرنے کا حکم

میرے دوستو! بعض احباب عُجلت میں نمازِ عید سے قبل ہی قربانی کا جانور ذبح کر دیتے ہیں، جو کہ بعض صورتوں میں انتہائی نامناسب، اور اپنی قربانی کو ضائع کرنے کے مترادف ہے؛ کیونکہ حکمِ شرعی کے مطابق قربانی کا جانور ذبح کرنے سے قبل یہ ضروری ہے کہ شہر میں کم از کم کسی ایک جگہ نمازِ عید ادا کی جاچکی ہو، اگر شہر میں کسی

---

(۱) "فتاویٰ رضویہ" کتاب الاضحیہ، خصی کی قربانی افضل ہے اور اس میں ثواب زیادہ ہے، ۶۱۶/۱۴۔

جگہ نماز عید ہو چکنے کے بعد قربانی کا جانور ذبح کیا تو قربانی ہو جائے گی، اور اگر شہر میں کسی بھی جگہ نماز عید نہ ہوئی، اور قربانی کا جانور ذبح کر لیا تو قربانی نہیں ہوگی!!۔

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ» "نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے کوئی شخص (قربانی کا جانور) ذبح نہ کرے"، کہتے ہیں کہ میرے ماموں نے اُٹھ کر عرض کی: یارسول اللہ! آج کے دن گوشت کھانا پسند ہوتا ہے، اور میں نے قربانی میں جلدی کی؛ تاکہ اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلاؤں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «فَأَعِدْ ذَبْحَكَ بِآخَرَ»[1] "دوسرا جانور ذبح کرنے کا بندوبست کرو!"۔

حضرت علّامہ، صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ اس مسئلہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "شہر میں قربانی کی جائے، تو شرط یہ ہے کہ نمازِ عید ہو چکے، لہٰذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی۔ اور دیہات میں چونکہ نمازِ عید نہیں ہے، یہاں طلوعِ فجر کے بعد قربانی ہو سکتی ہے۔ اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طلوعِ آفتاب قربانی کی جائے، اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في ذبح بعد الصلاة، ر: ١٥٠٨، صـ٣٦٦.

خطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے، یعنی نماز ہو چکی اور ابھی خطبہ نہیں ہوا ہے، اور اس صورت میں قربانی ہو جائے گی، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

اگر شہر میں متعدّد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ عید گاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے، بلکہ کسی مسجد میں ہو گئی اور عید گاہ میں نہ ہوئی جب بھی (قربانی) ہو سکتی ہے[1]۔

دیہات میں نمازِ عید سے قبل قربانی کرنا جائز ہے

سیّدی اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں ایک استفتاء کی صورت میں یہ سوال پیش کیا گیا، کہ کس قریہ (دیہات) میں قربانی قبل از عید، بعد طلوعِ آفتاب عند الحنفیہ جائز ہے؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً یہ ارشاد فرمایا کہ "جو شہر نہ ہو، اس میں نہ نمازِ جمعہ ہے، نہ نمازِ عید، سَو دو سَو کی آبادی کا کچھ اعتبار نہیں، بلکہ اس میں متعدّد محلّے ہوں، دائم بازار ہوں، وہ پرگنہ (ضلع کا حصہ) ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں، اُس میں فصلِ مقدمات پر کوئی حاکم مقرّر ہو، وہ شہر ہے۔ جہاں ایسا نہیں (وہاں) صبح سے قربانی جائز ہے"[2]۔

---

(۱) "بہارِ شریعت "اُضحیّہ یعنی قربانی کا بیان، مسائلِ فقہیّہ، حصّہ ۱۵، ۴/ ۱۳۷۔

(۲) "فتاویٰ رضویہ "کتاب الاضحیہ، فقیر اگر بنیّتِ قربانی خریدے اس پر خاص...الخ، ۱۴/ ۶۲۳۔

مقدّس فریضہ اور ہمارا طرزِ عمل

برادرانِ ملّت! دینِ اسلام کی تمام عبادات، رسوم اور تہوار دنیا کے دیگر تمام مذاہب اور اقوام سے نہ صرف منفرد ہیں، بلکہ ان کے پسِ پردہ مقاصد بھی سب سے اعلیٰ و ارفع ہیں۔ نماز ہو یا روزہ، زکاۃ ہو یا حج، عید الفطر ہو یا عیدِ قرباں، سب کا مقصد مسلمانوں کو تقویٰ و پرہیز گاری سکھانے کے ساتھ ساتھ ریاکاری سے بچانا ہے۔ مگر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، کہ ہمارے یہاں قربانی سمیت دیگر تمام عبادتوں، ریاضتوں کو پامال کرنے کا بھرپور اہتمام کیا جاتا ہے۔

میرے پیارے بھائیو! یاد رکھیے! نیکی چاہے بڑی ہو یا چھوٹی، ریاکاری سے وہ کالعدم ہو کر رہ جاتی ہے، اور عبادت کی محنت مشقت اٹھانے اور ہزاروں روپیہ پیسہ خرچ کرنے کے باوجود ایسے اعمال نہ صرف اکارت ہو جاتے ہیں بلکہ اس کی سزا کے طور پر وہ عمل گناہوں کے دفتر میں لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ، رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ: جَرِيءٌ، فَقَدْ

قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ»[1]

...الحدیث، "روزِ قیامت سب سے پہلے جس شخص کا فیصلہ کیا جائے گا، وہ آدمی ہوگا جو شہید کیا گیا، اسے لایا جائے گا اور اس سے اللہ تعالی اپنی نعمت کی پہچان کرائے گا، تو وہ اسے پہچانے گا، تب اس سے پوچھا جائے گا: تُونے اس کے شکر میں کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری خاطر جہاد کیا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا، فرمایا جائے گا: تُونے جھوٹ کہا، تُونے قتال اس لیے کیا کہ تجھے بہادر کہا جائے، تو وہ کہہ لیا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل اوندھا گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے!!"۔

اسی طرح جس آدمی نے علم سیکھا اور سکھایا، اور قرآن پڑھا تاکہ اسے عالم اور قاری کہا جائے۔ اور ایسا شخص جسے اللہ تعالی نے وسعت عطا فرمائی، اور اسے ہر طرح کا مال عطا کیا لیکن اس نے اس لیے خرچ کیا کہ وہ سخی کہلایا جائے، تو انہیں بھی منہ کے بل اوندھا کرکے گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مختصراً)

حضراتِ گرامی قدر! چونکہ اُن کا عمل لوگوں کو دکھانے کے لیے ہوگا، اس لیے انہیں جنّت تو کیا ملے؟ وہ سب سے پہلے جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے۔ قربانی جیسی عظیم عبادت کے سلسلے میں بھی عوام کا مجموعی طرزِ عمل ریاکاری کا مظہر بنا ہوا ہے، جانوروں کے حوالے سے دیکھا جائے تو گویا مقابلے کی فضا قائم ہے، ایک

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإمارة، ر: ٤٩٢٣، صـ٨٥٢، ٨٥٣.

دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے مہنگے سے مہنگا جانور خریدنا، فیشن بن چکا ہے۔ بچے تو ایک طرف، پختہ عمر کے افراد بھی اپنی شان و شوکت ظاہر کرنے کے لیے قربانی کے جانوروں کو لے کر لوگوں کو اُن کی قیمت بتاتے پھرتے ہیں۔ بعض جگہ قناتیں لگا کر گلیوں میں ہی جانوروں کو نمائش کے لیے باندھ دیا جاتا ہے۔ جانور کی حفاظت کے نام پر مسلح گارڈز کی خدمات بھی فخریہ انداز سے حاصل کی جاتی ہیں۔ شہرت کے بھوکوں کی جانب سے مہنگے جانوروں کی تشہیر کے لیے باقاعدہ میڈیا ٹیم بلانے کا رواج بھی چل نکلا ہے۔ اِس نمود و نمائش کی تشہیر کے لیے ذرائعِ اِبلاغ بھی ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دوڑ میں ہیں۔ اب سوشل میڈیا پر ہر کس و ناکس کی رسائی نے رہی سہی بقیہ کسر بھی پوری کر دی ہے، فیس بک وغیرہ کے صارفین نے تو قربانی کے جانوروں کی تشہیر کو گویا واجب سمجھ رکھا ہے۔ ہم قربانی کے جانوروں کی رسّی تو بچوں کو تھما دیتے ہیں، مگر ہم میں سے کتنے ایسے ہوں گے، جو بچوں کو قربانی کا اصل مقصد اور اُس کا فلسفہ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں ... ؟! رقص و سرود، گانے باجے، لہو و لعب، بے پردگی اور دیگر خرافات نے عید کی اصل روح کو مجروح کر دیا ہے۔

دُعا

اے اللہ! ہمیں بھی سنّتِ ابراہیمی کو خوش دلی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما، ریا کاری سے بچتے ہوئے خالصتاً اپنی رضا کے لیے اپنی عبادت کی توفیق مرحمت فرما، نمود و نمائش کے ذریعے ہمارے نیک اعمال کو اکارت ہونے سے بچا، عید الاضحیٰ کے فلسفے کو سمجھتے ہوئے ہمیں ایثار کا پیکر بنا، اپنی عزیز سے عزیز چیز کو بھی تیری راہ میں

قربان کرنے کا جذبہ عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ اپنی سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیَرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما، اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرماکر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین و وطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت

فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

پہلا خطبہ

الْحَمْدُ لله[۱] حَمْدَ الشَّاكِرِيْن، الْحَمْدُ لله كَمَا نَقُوْلُ وَخَيْراً مِمَّا نَقُوْل، الْحَمْدُ لله قَبْلَ كُلِّ شَيْء، الْحَمْدُ لله بَعْدَ كُلِّ شَيْء، الْحَمْدُ لله مَعَ كُلِّ شَيْء، وَالْحَمْدُ لله يَبْقٰى رَبُّنَا وَيَفْنٰى كُلُّ شَيْء، الْحَمْدُ لله كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِهِ الكَرِيْم، وَعَظِيْم سُلْطَانِهِ الْقَدِيْم، وَالْحَمْدُ لله كَمَا حَمِدَهُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْـمُرْسَلُوْن، وَالْـمَلَائِكَةُ وَالْـمُقَرَّبُوْن، وَعِبَادُ الله الصَّالِحُوْن، وَخَيْراً مِّنْ كُلِّ ذٰلِكَ كَمَا حَمِدَ نَفْسَهُ فِيْ كِتَابِهِ الْـمَكْنُوْن، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، لَا إِلٰهَ إِلَّا الله، واللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، ولله الْحَمْد، وَأَفْضَلُ صَلَوَاتِ الله، وَأَزْكٰى تَحِيَّاتِ الله، عَلٰى خَيْرِ خَلْقِ الله، وَسِرَاجِ أُفُقِ الله، وَقَاسِمِ رِزْقِ الله، وَإِمَام حَضَرَةِ الله، وَزِيْنَةِ عَرْشِ الله، وَعَرُوْسِ مَمْلَكَةِ الله، نَبِيِّ الْأَنْبِيَاء، عَظِيْمِ الرَّجَاءِ، عَمِيْمِ

(۱) عربی عبارت میں اگر حرکت تشدید کے اُوپر ہو تو اسے زبر پڑھا جاتا ہے، اور اگر حرکت تشدید کے نیچے ہو تو اسے زیر پڑھا جائے گا۔

الْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ، مَاحِي الذُّنُوْبِ وَالْخَطَأ، حَبِيْبِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، الَّذِيْ كَانَ نَبِيّاً وَّآدَمُ بَيْنَ الطِّيْنِ وَالْـمَاءِ، نَبِيِّ الْحَرَمَيْن، إِمَامِ القِبْلَتَيْن، سَيِّدِ الْكَوْنَيْن، وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْن، صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْن، الْـمُزَيَّنِ بِكُلِّ زَيْن، الْـمُنَزَّهِ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَّشَيْن، جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْن، دُرِّ اللهِ الْـمَكْنُوْن، سِرِّ اللهِ الْـمَخْزُوْن، نُوْرِ الْأَفْئِدَةِ وَالْعُيُوْن، سُرُوْرِ الْقَلْبِ الْـمَحْزُوْن، عَالِمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْن، سَيِّدِ الْـمُرْسَلِيْن، خَاتَمِ النَّبِيِّيْن، أَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْن، قَائِدِ الْغُرِّ الْـمُحَجَّلِيْن، مَعْدَنِ أَنْوَارِ الله، ومَخْزَنِ أَسْرَارِ الله، وَخَزَائِنِ رَحْمَةِ الله، وَمَوَائِدِ نِعْمَةِ الله، نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا، وَشَفِيْعِنَا وَمَلِيْكِنَا، وَغَوْثِنَا وَغَيْثِنَا وَغِيَاثِنَا وَمُغِيْثِنَا، وَعَوْنِنَا وَمُعِيْنِنَا، وَوَكِيْلِنَا وَكَفِيْلِنَا، سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا، ومَلْجَأنَا وَمَأْوَانَا، مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعَالَـمِيْن، وَعَلَى آلِهِ الْطَيِّبِيْن، وَأَصْحَابِهِ الْطَّاهِرِيْن، وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْـمُؤْمِنِيْن، وَعِتْرَتِهِ الْـمُكَرَّمِيْنَ الْـمُعَظَّمِيْن، وَأَوْلِيَاءِ مِلَّتِهِ الْكَامِلِيْنَ الْعَارِفِيْن، وَعُلَمَاءِ أُمَّتِهِ الرَّاشِدِيْنَ الْـمُرْشِدِيْن، وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ وَلَهُمْ وَفِيْهِمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، لَا إِلٰهَ إِلَّا الله، واللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، ولله الْحَمْد.

وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، إِلٰهاً وَّاحِدا، أَحَداً صَمَدا، فَرْداً وِتْرا، حَيّاً قَيُّوْما، مَلِكاً جَبَّارا، لِلذُّنُوْبِ غَفَّارا، وَّلِلْعُيُوْبِ سَتَّارا، شَهَادَةً يَرْضٰى بِهَا وَجْهُ الرَّحْمٰنِ. وَأَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُه، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، لَا إِلٰهَ إِلَّا الله، واللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، ولله الْحَمْد، أَمَّا بَعْد:

فَيَا أَيُّهَا الْـمُؤْمِنُون! -رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللهُ تَعَالٰى- اِعْلَمُوْا أَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيم، قَالَ شَفِيْعُ الْـمُذْنِبِيْن، رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَـمِيْن، مُحَمَّدٌ -صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالٰى، مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ»[1]. وَقَالَ: «مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللهِ تَعَالٰى، مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، وَإِنَّهُ لَيَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا، وَأَشْعَارِهَا، وَأَظْلَافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ تَعَالَى بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَّقَعَ بِالْأَرْضِ، فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْساً»[2].

(١) "سنن الترمذي" أبواب الصوم، باب ما جاء في العمل أيّام العشر، ر: ٧٥٧، صـ١٩١.

(٢) المرجع نفسه، أبواب الأضاحي، باب ما جاء في فضل الأضحية، ر: ١٤٩٣، صـ٣٦٣.

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، لَا إِلٰهَ إِلَّا الله، والله أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، ولله الْحَمْد، أَعُوْذُ بالله مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَّرَهُ * وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَّرَهُ﴾ [الزُلزلة: ٧، ٨]. اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، لَا إِلٰهَ إِلَّا الله، والله أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، ولله الْحَمْد! بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِيْ الْقُرْآنِ الْعَظِيْم، وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْم، إِنَّهُ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْم، جَوَادٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَّحِيْم![1].

---

(۱) دوسرا خطبہ شروع کرنے سے پہلے سات ۷ بار، اور ختم کرنے پر ۱۴ بار، امام منبر پر کھڑے کھڑے "اللہ اکبر" آہستہ کہے، یہی سنّت ہے۔ ["بہارِ شریعت" حصہ چہارُم، عیدین کا بیان، ۱/۷۸۳]

دوسرا خطبہ

الْحَمْدُ لله نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَنَعُوْذُ بالله مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَه، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَه، وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَه، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُه، بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ أَرْسَلَه، صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ أَبَداً- لَاسِيَّمَا عَلَى أَوَّلِهِمْ بِالتَّصْدِيْق، وَأَفْضَلِهِمْ بِالتَّحْقِيْق، الْمَوْلٰى الْإِمَام الصِّدِّيْق، أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْن، وَإِمَام الْمُشَاهِدِيْنَ لِرَبِّ الْعَالَمِيْن، سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْإِمَام، أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْق -رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْه- وَعَلٰى أَعْدَلِ الْأَصْحَاب، مُزَيِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَاب، الْمُوَافِقِ رَأْيُهُ بِالْوَحْيِ وَالْكِتَابِ، سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْإِمَام، أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْن، وَغَيْظِ الْمُنَافِقِيْن، إِمَام الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ رَبِّ الْعَالَمِيْن، أَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب -رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْه- وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْآن، كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْإِيْمَان، مُجَهِّزِ

جَيْشِ الْعُسْرَةِ فِيْ رِضَى الرَّحْمن، سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْإِمَام، أَمِيْرِ الْـمُؤْمِنِيْن، إِمَامِ الْـمُتَصَدِّقِيْنِ لِرَبِّ الْعَالَـمِيْن، أَبِيْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان -رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْه- وَعَلٰى أَسَدِ اللهِ الْغَالِب، إِمَامِ الْـمَشَارِقِ وَالْـمَغَارِب، حَلَّالِ الْـمُشْكِلَاتِ وَالنَّوَائِب، دَفَّاعِ الْـمُعْضَلَاتِ وَالْـمَصَائِب، أَخِي الرَّسُوْل، وَزَوْجِ الْبَتُوْل، سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْإِمَام، أَمِيْرِ الْـمُؤْمِنِيْن، وَإِمَامِ الْوَاصِلِيْنَ إِلَى رَبِّ الْعَالَـمِيْن، أَبِيْ الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِب -كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ- وَعَلَى ابْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْن، السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْن، الْقَمَرَيْنِ الْـمُنِيْرَيْن، النَّيِّرَيْنِ الزَّاهِرَيْنِ الْبَاهِرَيْن، الطَّيِّبَيْنِ الطَّاهِرَيْن، سَيِّدَيْنَا أَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَأَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْن -رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا- وَعَلٰى أُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاء، الْبَتُوْلِ الزَّهْرَاء، فِلْذَةِ كَبِدِ خَيْرِ الْأَنْبِيَاء -صَلَوَاتُ اللهِ تَعَالٰى وَسَلَامُهُ عَلَى أَبِيْهَا الْكَرِيْمِ، وَعَلَيْهَا وَعَلٰى بَعْلِهَا وَابْنَيْهَا- وَعَلٰى عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْن، الْـمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الْأَدْنَاس، سَيِّدَيْنَا أَبِيْ عُمَارَةَ حَمْزَة، وَأَبِيْ الْفَضْلِ الْعَبَّاس -رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا- وَعَلٰى سَائِرِ فِرَقِ الْأَنْصَارِ وَالْـمُهَاجِرَةِ، وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

يَا أَهْلَ التَّقْوٰى وَأَهْلِ الْـمَغْفِرَة! اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، واللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، ولله الْحَمْد.

أَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ -صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ وَبارَكَ وَسَلَّم- رَبَّنَا يَامَوْلَانَا وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ! وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ -صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ وَبارَكَ وَسَلَّم- رَبَّنَا يَامَوْلَانَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ!.

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، لَا إِلٰهَ إِلَّا الله، واللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَر، ولله الْحَمْد، عِبَادَ الله رَحِمَكُمُ اللهُ! إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ والْإِحْسَان، وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْـمُنْكَرِ والْبَغْيِ، يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْن! وَلَذِكْرُ الله تَعَالٰى أَعْلٰى وَأَوْلٰى وَأَجَلُّ وَأَعَزُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَعْظَمُ وَأَكْبَر!.